بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النساء

(۲۱)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ، وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى، يُرَآءُوْنَ النَّاسَ، وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ،

یہ منافق خدا سے دھوکا کرنا چاہتے ہیں، دراں حالیکہ اُسی نے اِنھیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ (تم اِنھیں دیکھتے ہو) یہ جب نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو جی ہارے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اُٹھتے ہیں۔ یہ خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ درمیان ہی میں لٹک رہے ہیں، نہ اِدھر ہیں نہ اُدھر ہیں[۲۱۹]۔

---

[۲۱۹] یعنی نہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں نہ اُن منکروں کے ساتھ جن کی وکالت کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس ہوتے ہیں تو اُنھیں اطمینان دلاتے ہیں کہ اُن کے ساتھ ہیں اور منکروں سے ملتے ہیں تو اُنھیں یقین دلاتے ہیں کہ اُن کے ساتھ ہیں، حالاں کہ دل سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہیں۔ قرآن نے اِن کے لیے 'کُسَالٰی'، 'یُرَآءُوْنَ' اور 'مُذَبْذَبِیْنَ'، کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہ تینوں حال واقع ہوئے ہیں۔ اِن کی حالت کا پورا نقشہ، اگر غور کیجیے تو اِن سے آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

''مطلب یہ ہے کہ یہ منافقین صرف اللہ کے بندوں ہی کو دھوکا نہیں دے رہے ہیں، بلکہ خدا کو بھی دھوکا دینا

لَآ اِلٰى هٰٓـؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ، وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ،
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ، وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ

(اِن کے جرائم کی پاداش میں اِنھیں اللہ نے گمراہی میں ڈال دیا ہے) اور جسے اللہ گمراہ کر دے، اُس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔۱۴۲-۱۴۳

ایمان والو، (اِن کی باتوں میں آکر) تم مسلمانوں کو چھوڑ کر (پیغمبر کے) منکروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو۔ (تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) یہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے اور تم اِن کے لیے کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ ہاں، جو توبہ کریں گے اور (اپنے طرزعمل کی) اصلاح کر لیں گے اور اللہ کو مضبوط پکڑیں گے اور اپنی اطاعت کو اللہ کے لیے خالص کر لیں گے،[220] وہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ مومنوں کو عنقریب اجر عظیم عطا

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

چاہتے ہیں، حالاں کہ جو خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے، وہ خدا کو دھوکا نہیں دیتا، بلکہ خود اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے، اِس لیے کہ خدا اُس کی رسی دراز کر دیتا ہے جس سے وہ سمجھتا ہے کہ اُس نے خدا کو دھوکا دے دیا ہے، حالاں کہ دھوکا اُس نے خدا سے کھایا۔ 'وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ'، یہ اِن کی اِس دھوکا بازی کی مثال ہے، یعنی نماز کے لیے اُٹھتے ہیں تو طبیعت پر جبر کر کے، الکسائے ہوئے، مارے باندھے محض اِس ڈر سے اُٹھتے ہیں کہ اگر شریک جماعت نہ ہوئے تو مسلمانوں کے رجسٹر سے نام ہی خارج ہو جائے گا۔ یہ محض دکھاوے کی نماز ہوتی ہے کہ مسلمان اِن کو اپنے اندر شامل سمجھیں، اس وجہ سے اِس میں اللہ کا ذکر اتنا ہی ہوتا ہے، جتنا مجبوری اور دکھاوے کی نماز میں ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اللہ کے ساتھ صریح دھوکا بازی ہے۔ فرمایا: یہ خدا کے راندے ہوئے ہیں، اُس نے اِن کو بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا ہے اور جن کو خدا نے بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا ہو، اب اُن کو راہ پر کون لا سکتا ہے۔'' (تدبر قرآن ۲/۴۱۱)

الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ، وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ، وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ،
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ، وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾

فرمائے گا۔ ۱۴۴-۱۴۶

(خدا کے بندو)، اگر تم شکر گزاری اختیار کرو اور سچے مومن بن کر رہو[۲۲۱] تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں عذاب دے۔ اللہ تو بڑا قبول کرنے والا اور (ہر چیز کا) جاننے والا ہے[۲۲۲]۔ ۱۴۷

(ایمان والو، یہ منافق تم پر زیادتی کریں اور تم جواب دینا چاہو تو دے سکتے ہو، اِس لیے کہ) اللہ مظلوم کے سوا کسی کا بُری بات کہنا پسند نہیں کرتا اور اللہ سمیع و علیم ہے[۲۲۳]۔ (لیکن اِس کے بجائے) اگر ظاہر و باطن میں نیکی ہی کیے جاؤ گے یا (کم سے کم) برائی سے درگزر کرو گے (تو یہی بہتر ہے)، اِس لیے کہ اللہ (کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ) معاف کرنے والا ہے، (اِس کے باوجود کہ) بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ ۱۴۸-۱۴۹

(یہ حقیقت، البتہ واضح رہنی چاہیے کہ) جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں کے منکر ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ کسی کو مانیں گے اور کسی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

---

[۲۲۰] اصل میں 'اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ' کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں 'دین' کا لفظ اطاعت کے معنی میں ہے۔ سورۂ زمر (۳۹) کی آیت ۱۱ میں بھی یہ اِسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

[۲۲۱] اس آیت میں، اگر غور کیجیے تو شکر ایمان پر مقدم ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ فلسفۂ دین کے لحاظ سے شکر ہی سچے ایمان کا سرچشمہ ہے۔

اُولٰٓـئِكَ هُـمُ الْـكٰفِرُوْنَ حَقًّا، وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَـنُـوْا بِـاللّٰـهِ وَرُسُلِهٖ، وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ، اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾

کو نہیں مانیں گے اور چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکالیں، وہ پکے منکر ہیں اور ہم نے اِن منکروں کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (اِس کے برخلاف) جو اللہ اور اُس کے رسولوں کو مان رہے ہیں اور اُن میں سے کسی کے درمیان اُنھوں نے کوئی تفریق نہیں کی ہے، اُن کو اللہ ضرور اُن کا اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ۱۵۰-۱۵۲

---

[۲۲۲] اِس لیے اگر صحیح رویہ اختیار کرو گے تو وہ اُس کی قدر کرے گا اور تمھاری توقعات سے بڑھ کر اُس کا صلہ دے گا۔ وہ ہر شخص کے ایمان و عمل سے واقف ہے، لہٰذا تمھارا یہ رویہ بھی اُس سے چھپا نہ رہے گا۔

[۲۲۳] مطلب یہ ہے کہ جو کچھ کہو گے یا کرو گے، اُس کے بارے میں متنبہ رہو، اِس لیے کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com